زعشق دوست هر ساعت درونِ ناری رقصم
گہے بر خاك میغلطم گہے بر خارمی رقصم
شدم بدنام در عشق مش بیا اے پار ساهم بین
نمی ترسم زر سوائی سر بازارمی رقصم
بیا اے مطرب و ساقی سماعُ و ذوق را درده
که من از شادی و صلش قلندر رارمی رقصم
مرا مخلوق می گوید گدا چندان چه می رقصی
به دل داریم اسرارے از آں اسرارمی رقصم
خلائق گر کند برمن ملامت زین سبب هر دم
مگر نازم بر ایں ذوقیکه پیش یارمی رقصم
اگر صوفی شوی یارم تا ایں خرقهه پوشیم
چه خوش زنار بربستم به ایں دیدارمی رقصم
چوں یارم جلوده به نماید مرا مدهوش می سازد
نمی دارم که آخر چوں دم دیدار می رقصم

حباب دوستان در دل کجا ایں قلقله مینا
که تو کم نغمه می سنجی ومن بسیار مي رقصم
تو آں قاتل که از بهر ت ماشه خونن می ریزی
من آن بسمل که زبر خنجر خوانخوار می رقصم
خوشا رندی که پا مالش کنم صد پارسائی را
زهی تقوی که من باجبه و دستار می رقصم
تپش چوں حالتمی آرد بروی شعله می غلطم
خلش چوں لذتی بخشد ته نوك خار می رقصم
بیا جانان نه ما شه کن که در انبوه جان بازان
بصد سامان رسوائی من سر بازار می رقصم
من شاه حسین که یار خواجه منصورم
نه لرزم از ملامت آن که من بردار می رقصم

عزاداری اور رقص

جیسا کہ ہم نے پہلے بس اس بات کی وضاحت کی تھی کہ رقص سے مراد دراصل قلندرِ کبریا کی پروازِ ملکوتی ہے کیونکہ قلندرِ کبریا کا وجودِ نورانیہ زماں و مکاں کی بندشوں سے آزاد ہے اور ان کا نشیمن بحیثیتِ شہباز لامکاں میں ہے. وہ اپنے معشوقِ حقیقی کے عشق میں مست ہیں. کون معشوق حقیقی مولا علیؑ. اس عشق میں درد کیسا یعنی دردِ مولا حسینؑ، عارفین کے نزدیک عزاداری غمِ حسینؑ نہیں ہے کیونکہ غم کے بعد خوشی ہے. یہ دردِ حسینؑ ہے اور درد کے بعد شعور بیدار ہوتا ہے. اسی لئے دردِ حسینؑ عارفین کی صلوۃ اعلیٰ ہے. اس کا کسی مخصوص مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے. کیونکہ یا حسینؑ یا حسینؑ وہ صلوۃ ہے جو انسان کے شرک باطنی کا خاتمہ کرتی ہے. اس کو عام فرقہ پرست شیعہ سنی کیا جانے گا. ان کو عارفین کی اس صلوۃ کی معرفت ہی نہیں ہے. یہ بات معروف ہے کہ قلندرِ کبریا کانٹوں پر لوٹھ پوٹھ کر یا حسینؑ یا حسینؑ کرتے تھے... اسلئے قلندرِ کبریا کے تمام سلسلے عارفانہ حسینیؑ سلسلے ہیں رقص اور مستی کی تشریح

وضاحت کے ساتھ ہم پہلے کر چکے ہیں. دراصل یہ مستی ولایتِ مطلقہ کے عشق کی مستی ہے. یہ رقص معرفت مولاؑ اور عشق مولاؑ میں پرواز کرنے کا رقص ہے اور دھمال کیا ہے. یہ وہ حدیثِ عشق ہے جس کے لئے کہا گیا کہ...

حدیثِ عشق دو باب است کربلا و دمشق
یکے حسین رقم کرد دیگر زینبؑ

یعنی جب تپتی ہوئی ریت پر آگ پر کربلا کے اسیران کو چلایا گیا اور عصمتِ مطہرات کے ہاتھوں کو سروں سے باندھا گیا ایک ہی رسی میں بڑے اور چھوٹوں کی گردنوں کو پرو دیا گیا. اور اس آتش زدہ تپتی ہوئی زمین پر کبھی ایک پاؤں اٹھتا ہے کبھی دوسرا پاؤں اٹھتا ہے. اس لئے ہر دھمال میں قدیم درویش و فقراء کو اگر بغور دیکھیں اور مشاہدہ کریں تو وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو گردن سے باندھ کر وقت دھمال کبھی ایک پیر اوپر کرتے ہیں کبھی دوسرا پیر نیچے کرتے ہیں. اور یا حسینؑ یا حسینؑ کی صدا دیتے ہیں.. میں اپنے معشوق اپنے مولا حسینؑ کے عشق

میں ہر وقت آگ پر رقصاں رہتا ہوں. کبھی خاک پر لیٹتا ہوں کبھی کانٹوں میں رقص کرتا ہوں اپنے مولاؑ کے عشق کی وجہ سے بدنام ہوگیا ہوں لیکن میں اس رسوائی سے نہیں ڈرتا ہوں اور بازاروں میں رقص کرتا ہوں اے ساقی آجا اور مجھے عشق کی شراب پلادے مجھے وصال محبوب کی خوشی میں کچھ سننے کا شوق ہے میں قلندر وار رقص کرتا ہوں مجھے لوگ کہتے ہیں یہ فقیر کانٹوں پر، آگ پر رقص کرتا ہے. دراصل یہ راز کی باتیں ہیں اور انہیں اسرار و رموز کے تحت میں رقص کرتا ہوں اگر یہ فانی دنیا والے مجھ پر ملامت کریں تو میرے اندر میرے معشوق حقیقی یعنی میرے مولاؑ کا عشق ہے اس لئے برملا رقصِ معرفت کرتا ہوں مجھے ناز ہے کہ میں اپنے محبوب کے سامنے رقص کرر ہا ہوں. صوفی کو میری کیا معرفت اور ملاؔ کو کیا معرفت اور کبھی میں ساز بھی بجاتا ہوں. اے قاتل تو نے مجھے زہر دے کر قتل کیا ہے. میں مانندِ بسمل خنجر کے نیچے بھی رقص کرتا ہوں. میں شعلوں کی تپش میں اور کبھی خار دار نوکوں پر عشق کی لذت سے آشنا ہوتا ہوں کیوں کہ اس عمل سے مجھے لذتِ عشق ملتی ہے

آ جا میرے محبوب جلدی آ دیکھ تیرے اس بازار میں میرے پاس صرف سامانِ عاشقی ہے جو میرے لئے سامانِ رسوائی بن گیا ہے اور میں سرِ بازار رقص کر رہا ہوں شاہ حسین خواجہ منصور کا جگری دوست ہے لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں اور میں تختہ دار و سولی پر بھی رقص میں رہتا ہوں. میں اپنے مولا کا رند ہوں مجھے ملاّ کی پارسائی اور جبہّ اور دستار سے کیا لینا میرا تقوی تو یہ ہے کہ میں جبہّ اور دستار میں بھی رقص کرتا ہوں..

....